MD. RAFEEQUE MD. HANEEF (URDU)

march 2020

International Research Journal In Urdu Language

TAZEEN-E-ADAB

An International Registered Referred Quarterly Research Journal For Urdu Language

Editor In Chief: DR. SAJID ALI QADRI

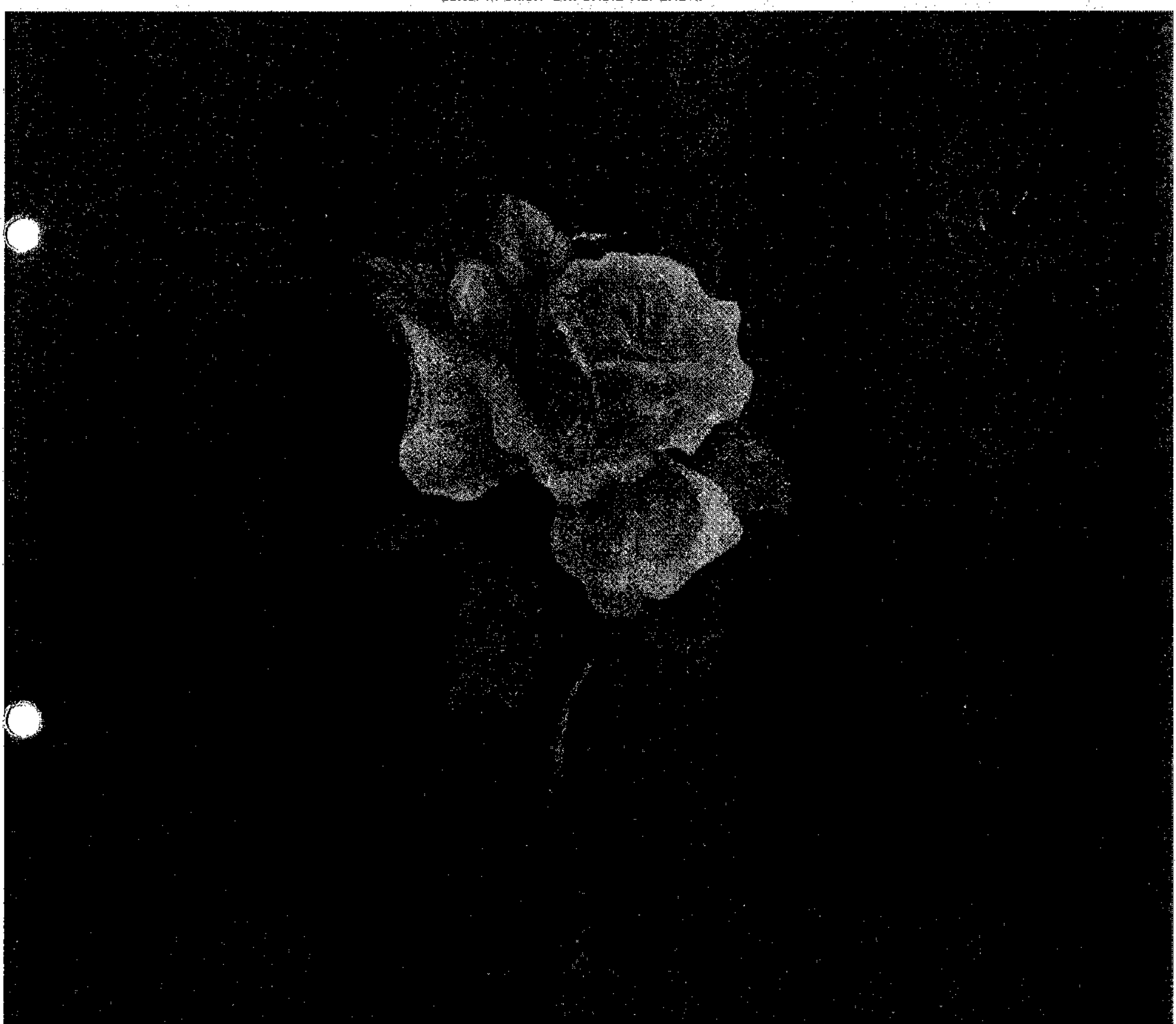

The Tazeen-E-Adab, Quarterly, Printed, Published and Owned by Sajid Ali Qadri

Printed at: G.R. ARTS, 369, Bharad Galli, Malegaon, Dist. Nasik and Published at Plot No.57,Ganesh Colony, Shirpur. Dist.Dhule (M.S.) India Pin:425405 Email Id: tazeeneadab@gmail.com, sajid.qadri7@gmail.com

Cell: 9423288786, 9403094333, 9881583827

ISSN: 2278-0718
RNI No.: MAHURD/2017/72365

اردو زبان و ادب کا پاسبان عالمی ریسرچ جرنل

سہ ماہی

تزئینِ ادب

شیر پور (انڈیا)

جنوری تا مارچ ۲۰۲۰ء

جلد نمبر ۴
شمارہ نمبر ۱

مرے قلم سے تقاضا ہے شہر یاروں کا
کہ اس کے لب پہ ہے تذکرہ بہاروں کا
اگر کہیں نظر آئیں سلگتے ویرانے
قرار دے انہیں ہمسر گلاب زاروں کا

قتیل شفائی

مدیر اعلیٰ: ڈاکٹر ساجد علی قادری

قیمت -/100

انٹرنیشنل اردو ریسرچ جرنل

سہ ماہی

تزئینِ ادب

شیرپور(انڈیا)

جلد نمبر :۴ شمارہ :۱ جنوری تا مارچ ۲۰۲۰ء

سرپرست : پروفیسر اختر الواسع (دہلی) ڈاکٹر عبدالکریم سالار (جلگاؤں)

مدیر اعلیٰ : ڈاکٹر ساجد علی قادری (شیرپور)

مشیر اعلیٰ : پروفیسر صغیر افراہیم (علی گڑھ) مُدیر اعزازی : حاجی انصار احمد (بھساول)

اعزازی نائب مدیر : ڈاکٹر عتیق احمد قریشی (ہنگولوی) نگراں : رفیق جعفر، پونہ

مجلس ادارت (اعزازی)

☆ پروفیسر علی احمد فاطمی (الہ آباد)

☆ ڈاکٹر آفتاب احمد آفاقی (وارانسی)

☆ ڈاکٹر بلقیس بیگم (کولکاتہ)

☆ ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ شکیل (برہانپور)

☆ محمد آصف (امراوتی)

مجلس مشاورت (اعزازی)

☆ ڈاکٹر شیخ عقیل احمد (اردو قومی کونسل۔ دہلی)

☆ پروفیسر ابنِ کنول (دہلی)

☆ ڈاکٹر سید شاہ حسین احمد (پٹنہ)

☆ ڈاکٹر شہاب عنایت ملک (جموں کشمیر)

☆ ڈاکٹر عبدالرشید منہاس (جموں کشمیر)

Email ID : sajid.qadri7@gmail.com / tazeeneadab@gmail.com
Cell. : 09403094333 / 9423288786 /09423761597
Plot No. 57, Ganesh Colony, Shirpur Dist. Dhule (M.S.) India - Pin : 425405

اس شمارے کے مشمولات سے ادارہ ''تزئین ادب'' کا متفق ہونا ضروری نہیں، یہ ذمہ داری صاحب قلم کی ہوگی۔

ڈاکٹر ساجد علی قادری نے جی۔آر۔آرٹس، مالیگاؤں سے طبع کرواکر شیرپور (مہاراشٹر) انڈیا سے شائع کیا۔

قیمت فی شمارہ:100/روپئے (خاص نمبر 350/روپئے) سالانہ:۵۰۰/ روپئے لائف ممبر شپ:15000روپئے۔
بیرونِ ممالک سالانہ زرِتعاون 30/امریکی ڈالر

O اس دائرہ میں سرخ نشان اس بات کی نشاندہی کررہا ہے کہ آپ کی خریداری معیاد پوری ہوچکی۔ لہٰذا رقم روانہ کیجئے۔

(تزئین ادب حاصل کرنے کا پتا)

سٹی بک ڈپو، محمد علی روڈ، قصاب باڑہ، مالیگاؤں۔ مدینہ بک ڈپو، مولوی گنج دھولیہ۔
مکتبۂ جامعہ لمیٹیڈ، پرنسیس بلڈنگ، ای۔آر۔روڈ ممبئی۔

دامنِ تزئین ادب

نمبر شمار	عنوانات	قلم کار	صفحہ نمبر
1	حمد و نعت	شمس الدین زاہد، شاطر حکیمی	3
2	حرفے چند	پروفیسر صغیر افراہیم ۔علی گڑھ	4
3	بشر نواز کی غزل کا بنیادی وصف پیکر تراشی	ڈاکٹر عبدالرّب ۔اورنگ آباد	16
4	ادب میں سرقہ و خیانت کے مسائل (ماخوذ)	ڈاکٹر انصاری مسعود اختر ندوی ۔جالنہ	21
5	قرۃ العین حیدر کے ناولٹ کی اسلوب نگاری	سید شگفتہ سلیم ۔اورنگ آباد	24
6	اربابِ اربعہ کا نظریۂ تعلیم (سرسید احمد خان، شبلی، حالی، نذیر احمد)	ڈاکٹر قریشی عتیق احمد ہنگولوی ۔بدناپور	28
7	تانیثیت کا فکر و فن: شاعرات کے آہنگ میں	ڈاکٹر ساجد علی قادری ۔شیر پور	36
8	حسرت موہانی کی تذکرہ نگاری: اربابِ سخن کے حوالے سے	ڈاکٹر بلقیس بیگم ۔کولکتہ	47
9	اقبال اور منصور حلاج	ڈاکٹر رؤف خیر ۔حیدرآباد ۔بھارت	55
10	عصمت چغتائی کے ناولوں میں عصری مسائل	ڈاکٹر غلام محی الدین سالک ۔میسور	73
11	ناندیڑ کی شعری روایات کی مستحکم آواز۔۔۔محمود عشقی	محمد ابرار الحق عبدالظاہر امجد ۔بدناپور	86
12	مشرف عالم ذوقی کا زاویۂ فکر اور بھوکا ایتھوپیا	رضیہ پروین ۔رامپور	93
13	سکندر علی وجد کی نظموں میں اورنگ آباد اور اُس کے تاریخی مقامات	ڈاکٹر محمد رفیق محمد حنیف ۔جالنہ	102

سکندر علی وجد کی نظموں میں اورنگ آباد

اور اس کے تاریخی مقامات

ڈاکٹر محمد رفیق محمد حنیف
اسسٹنٹ پروفیسر
انکوش راؤ ٹوپے کالج، جالنہ، مہاراشٹر

اورنگ آباد خجستہ بنیاد صدیوں سے علم وادب کا گہوارہ رہا ہے۔ جہاں اس شہر میں کئی صوفیائے کرام اور بزرگان دین کے آستانے ذہن ودل کو فرحت اور گونا گوں سکون بخشتے ہیں وہی اس شہر کے ایک مایہ ناز شاعر ولی اورنگ آبادی کے شعری نغموں نے سارے ملک کی ادبی فضا کو گرما دیا۔ علم وادب کی اسی سرزمین سے بے شمار ادباء، شعراء اور دانشوروں نے اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کے ذریعہ ملک گیر شہرت حاصل کیں۔ اورنگ آباد کے علمی وادبی ماحول نے ان کی شخصیت کی تشکیل اور نشو ونما میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ان غیر معمولی شخصیتوں میں سکندر علی وجد کا نام سرفہرست ہے۔ ان کی شاعری میں اجنتا کا سا حسن تناسب اور شان زیبائی ملتی ہے۔ وہ لفظوں کی دنیا کے ایک نقش کار اور پیکر تراش بھی تھے۔ ان کی شاعری میں حسن کا ہر منظر ملتا ہے۔ چاہے وہ ہندوستان کے قدیم فن تعمیر وفن سنگ تراشی کے نمونے ہوں یا پھر رقص وسرور کی محفلیں اور موسیقی کی تانیں۔ وجد کو فنون لطیفہ سے گہری وابستگی تھی۔ ان کے تمام مجموعوں میں سنگ تراشی، رقص اور مصوری اور موسیقی پر مختلف عنوان سے خوبصورت نظمیں ملتی ہیں۔ ان کی شاعری کی یہی خصوصیت ان کو اپنے ہم عصروں سے ممتاز کرتی ہے۔ سکندر علی وجد اورنگ آباد کی تہذیبی روایت کے پروردہ تھے۔ ان کو اپنے اورنگ آبادی ہونے پر فخر وناز تھا۔ شہر اورنگ آباد پر لکھی ان کی نظم اس بات کی غماز ہے۔ یہ نظم ایک مکمل شاعر کی دلآویز تخلیق ہے۔ سکندر علی وجد کو شہر اورنگ آباد بہت عزیز تھا۔ ان کے لیے یہ شہر نہیں بلکہ ایک تصور تھا۔ ان کی یہ دلکش نظم اورنگ آباد گہوارہ علم وفن کی تاریخ وثقافت سے جذباتی وابستگی کی آئینہ دار ہیں۔ ان کو اس بات پر ہمیشہ فخر وناز رہا کہ وہ ولی اور

سراؔج کے وطن سے اٹھے ہیں۔ بقول خودان کے:

دو سو برس میں وجؔد سراؔج و ولؔی کے بعد
اٹھے ہیں جھومتے ہوئے خاکِ وطن سے ہم

اس نظم میں سکندر علی وجؔد اورنگ آباد کے خوبصورت کہساروں، سبزہ زاروں، آبشاروں اوراس کی بدمست برساتوں ومعطر فضاؤں کی تعریف وتوصیف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اورنگ آباد کی زمین ہزاروں لعل اُگلتی ہے۔ اس شہر کی مٹی میں آفتابوں کی چمک ہے۔ یہاں کے آثار کی توقیر پوری دنیا میں ہوتی ہے۔اس شہر کی آغوش میں تہذیبِ ہندسورہی ہے۔آگے تاریخ کی چند عظیم شخصیتوں کا ذکر تاریخی تسلسل کے ساتھ خوبصورت انداز میں کرتے ہے۔اس نظم میں سلاطین کے علاوہ ولؔی اور سراؔج جیسے عظیم الشان شاعروں کوبھی خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔اس نظم کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

تری ہر صبح پیغامِ حیاتِ تازہ لاتی ہے
تری ویرانیوں میں زندگانی مسکراتی ہے
نسیمِ جانفزا چلتی ہے تیرے سبزہ زاروں میں
شرابِ حسن بل کھاتی ہے تیرے آبشاروں میں
دلوں کو مست کرتی ہیں تری بدمست برساتیں
فضاؤں میں لٹاتی ہیں جوانی چاندنی راتیں
دکن کی سرزمیں پر موجزن ہے جوئے خوں تیری
اگلتی ہے ہزاروں لعل خاکِ تیرہ گوں تیری
زمانے میں ترے آثار کی توقیر ہوتی ہے

تری آغوش میں تہذیب اہل ہند سوتی ہے

سکندر علی وجدؔ نے سنگتراشی کے لازوال شاہکار اجنتا اور ایلورہ پر بھی دلکش نظمیں لکھی ہے۔ اجنتا مصوری اور رنگ آمیزی کا کمال ہے تو ایلورہ سنگ تراشی کا۔ یہ دونوں ضلع اورنگ آباد دکن میں ہندوستان کے قدیم غاروں کے بہت اچھے اور عجیب وغریب تعمیری نمونوں میں سے ہیں۔ ان نظموں کو پڑھ کر ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزادؔ نے وجدؔ سے کہا تھا ''آپ کی نظم اجنتا حسین ہے اور ایلورہ عظیم ہے''۔ سکندر علی وجدؔ کی نظم ''اجنتا'' کے بارے میں بلبلِ ہند سروجنی نائیڈو نے اس طرح اظہار خیال کیا ہے۔ ''وجدؔ کی مشہور نظم اجنتا حسنِ خیال، زورِ بیان اور رفعت فکر کا شاہکار ہے''۔

ہندوستان کی قدیم تاریخی کتابوں میں اجنتا کے غاروں کا تذکرہ ملتا ہے۔ یہ بدھ مت کی منہ بولتی تاریخ ہے اور گوتم بدھ کی وہ تصویری سوانح حیات ہے جس کو ان کے عقیدت مندوں نے دیواری مصوری کی شکل میں غاروں کی دیواروں پر تحریر کیا ہے۔ ان غاروں کی تاریخ دوسری صدی قبل مسیح سے پانچویں چھٹی صدی تک سات آٹھ سو سال پر محیط ہے۔ ان کی تعمیر دو مرحلوں میں ہوئی ہے۔ کچھ غار قبل مسیح بنائے گئے تھے اور کچھ کی تعمیر پانچویں صدی میں ہوئی تھی۔ قرون وسطی کے چینی بودھ سیاحوں کے سفرناموں میں ان کا تذکرہ ملتا ہے۔ مغل شہنشاہ اکبر کے درباری مصنف ابوالفضل فیضی نے اپنی کتاب ''آئینِ اکبری'' میں چوبیس غاروں کا ذکر کیا ہے۔ بعد میں یہ غار جنگل سے ڈھک گئے۔ ۱۸۱۹ء میں ایک انگریز افسر جانس اسمتھ نے، جو اس علاقہ میں شکار کی غرض سے آیا تھا، ان کا انکشاف کیا۔ اجنتا کے غاروں کا محل وقوع صوبہ مہاراشٹر کے شہر اورنگ آباد سے سو (۱۰۰) کیلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ دراصل یہ تیس (۳۰) غار ہیں، جو واگھورنا می ندی کے کنارے انگریزی حرف U کی شکل میں بنے ہوئے ہیں۔ ان غاروں کا تعلق بدھ مت سے ہیں۔ ان شہرۂ آفاق غاروں کو سکندر علی وجدؔ نے کس طرح سے پرکھا اور اپنے تاثرات کو شاعری میں منتقل کیا ہے اس کو ملاحظہ کیجیے۔

جہاں خونِ جگر پیتے رہے اہل ہنر برسوں
جہاں گھلتا رہا رنگوں میں آہوں کا اثر برسوں
جہاں کھنچتا رہا پتھر پہ عکسِ خیر و شر برسوں
جہاں قائم رہے گی جنتِ قلب و نظر برسوں
جہاں نغمے جنم لیتے ہیں رنگینی برستی ہے
دکن کی گود میں آباد وہ خوابوں کی بستی ہے
جگر کے خون سے کھینچے گئے ہیں نقشِ لا ثانی
تصدق جن کے ہر حظ پر تحیّر خانۂ مانی
گلستانِ اجنتا پر جنوں کا راج ہے گویا
یہاں جذبات کے اظہار کی معراج ہے گویا

ہندوستان میں آثارِ قدیمہ کے شائقین اور فن کی داد دینے والوں کے لیے دو ہی پرکشش مقامات ہیں۔ایک ''تاج محل'' اور دوسرا ''اجنتا و رایلورہ کے غار''۔جس طرح اجنتا کے غار نقاشی اور مصوری کا شاہکار ہیں اسی طرح ایلورہ کے غار اپنی سنگ تراشی کی وجہ سے مشہور و معروف ہیں۔غارہائے ایلورہ کا شمار عالمی ورثہ میں ہوتا ہے۔تین مختلف مذاہب کے پیروں کاروں نے یہاں جملہ چونتیس (۳۴) غار تراشے ہیں۔جن میں ابتدائی بارہ غار بدھ مت، درمیان کے سترہ غار ہندومت اور آخری پانچ غار جین مت سے تعلق رکھتے ہیں۔ان غاروں میں تراشی گئی مورتیاں اپنی مخصوص فن سنگ تراشی کی بدولت آسانی سے شناخت کی جاسکتی ہیں۔بدھ مت کی سنگ تراشی کے نمونے زیادہ قدیم ہیں۔ہندومت کے غاروں میں غارِ کیلاش سب سے اہم اور بڑا ہے۔ایک بڑی چٹان پر تراشا ہوا یہ دنیا کا سب سے بڑا غار مانا جاتا ہے جو فن سنگ تراشی اور فن تعمیر کا ایک اعلیٰ ترین نمونہ ہی نہیں بلکہ آرٹ کی دنیا کا ایک عجوبہ بھی

ہے۔جین مت کے غار بھی عمدہ اور نفیس کاریگری کے حسین شہ پاروں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ان غاروں کی خوبصورت کاریگری پر سکندر علی وجؔد نے اپنے خیالات یوں قلمبند کیے ہیں:

مئے خیال ہے سنگین آبگینوں میں
دلوں کا سوز نہاں پتھروں کے سینوں میں
چھپائے نورِ ازل بُت ہیں آستینوں میں
حیات جذب ہے ان بے شکن جبینوں میں
یہاں جو سیر کو فکرِ رسا نکلتی ہے
وفورِ شوق میں پربت کی سانس چلتی ہے

استادفن کاروں نے اپنے فن تعمیر، مصوری اور سنگ تراشی کے کمال سے ایک انمول شاہکار تخلیق کیا ہے جو ایلورہ کہلاتا ہے۔بدھ مت، ہندومت اور جین مت کے یہ غار برسہابرس سے آرٹ اور فن کے شیدائیوں کو مسلسل اپنی طرف راغب کیے ہوئے ہیں۔یہاں پتھروں کے سینے میں تصورات کے پیکر تراشنے والے فن کاروں نے اپنے کمال فکر کے جو اَنمٹ نشان چھوڑے ہیں ان کا ہر نقشِ عمل یقیناً ایک شاہکار ہے۔ایلورہ کے ان گمنام مگر لوحِ ایام پر اپنا فن کندہ کر جانے والے تخلیق کاروں کے ہنر کو سکندر علی وجؔد نے اپنی نظم میں یوں خراجِ عقیدت پیش کیا ہے:

عظیم عزم تھے جانباز نقش کاروں کے
خزاں کی فکر نہ ارمان تھے بہاروں کے
دلوں میں خواب تھے بیدار کوہساروں کے
نظر عقاب کی تیشے تھے برق پاروں کے
تصورات کے پیکر تراش ڈالے ہیں
دیے وہ دل جو ہمیشہ دھڑکنے والے ہیں

سکندر علی وجدؔ نے ''مزار عالمگیر'' پر بھی ایک شاہکار نظم لکھی ہے۔ یہ مزار صوفیاء کی سرزمین خلدآباد میں واقع ہے۔ خلدآباد پورے برصغیر میں صوفیائے کرام کی سب سے بڑی آرام گاہ ہے۔ ایک اندازے کے مطابق یہاں یہاں پندرہ سو صوفی بزرگوں کی قبریں ہیں۔ اس شہر کی تاریخی اہمیت اورنگ زیب عالمگیرؒ کے مقبرے کی وجہ سے بھی ہے۔ گوکہ دیگر مغل بادشاہوں کے مقبروں کو دیکھتے ہوئے اسے مقبرہ کہنا بے جا ہوگا، کیونکہ یہ درگاہ برہان الدین غریب چشتیؒ کے ایک حصے میں واقع محض ایک قبر ہے۔ اورنگ زیبؒ کی اپنی خواہش کے مطابق اس کی قبر کو بالکل سادہ رکھا گیا ہے۔ ۱۷۶۰ء میں قبر کے گرد چار دیواری اور داخلی دروازہ لگایا گیا ہے۔ ۱۹۱۱ء میں لارڈ کرزن وائسرائے ہند نے اورنگ زیب کے مقبرے کا دورہ کیا اور اس کی سادگی دیکھ کر بہت حیران ہوا۔ انہی کے حکم پر نظام حیدرآباد نے مزار کے تین اطراف سنگ مرمر کا احاطہ بنوایا۔ سکندر علی وجدؔ نے شہنشاہ عالمگیر کو یوں خراج تحسین پیش کیا ہے:

ہاں یہ مشتِ خاک ہی تھا مالکِ ہندوستان تیغ کردیتی تھی جس کی خون کے دریا رواں
حکم سے جس کے برستی تھیں سروں پر بجلیاں جس کی ہیبت سے لرزتے تھے جسوروان زماں
آج آغوشِ لحد میں کس قدر خاموش ہے
ہوش والا اب ہمیشہ کے لیے بیہوش ہے
موت کی ضرب سے کاری جس کا ادنیٰ وار تھا جس کا غصہ فرق دشمن کے لیے تلوار تھا
جس کے دم سے ہند سارا عرصۂ پیکار تھا صاحب سیف و قلم تھا صاحب کردار تھا
زندگی جس کی سراسر اک مسلسل جنگ تھی
جس کے دشمن کے لیے ساری خدائی تنگ تھی

☆☆☆

19-20

Vol. 4 Issue No.1 Jan. To March 2020 ISSN: 2278-0718 RNI No.: MAHURD/2017/72365

International Research Journal In Urdu Language

TAZEEN-E-ADAB

An International Registered Referred Quarterly Research Journal For Urdu Language

Editor In Chief: DR. SAJID ALI QADRI

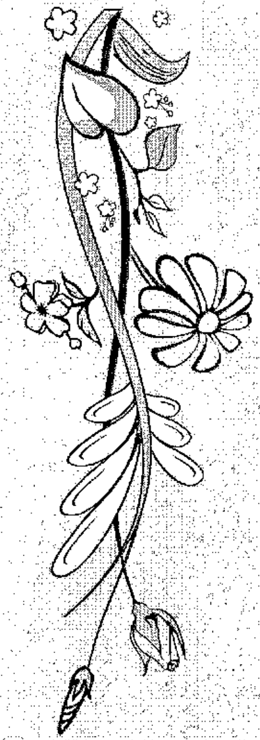

ہماری اردو زبان

(شاطر حکیمی)

واللہ کیا زباں ہے اردو زباں ہماری
فطرت کی ترجماں ہے اردو زباں ہماری

آباء کی داستاں ہے اردو زباں ہماری
مظلوم کی فغاں ہے اردو زباں ہماری

ہندو بھی بولتے ہیں مسلم بھی بولتے ہیں
دو جسم ایک جاں ہے اردو زباں ہماری

تعمیر کی ہے اس نے خود کو مٹا مٹا کر
الحق شکر فشاں ہے اردو زباں ہماری

الفاظ چاند تارے بن کر چمک رہے ہیں
رفعت میں آسماں ہے اردو زباں ہماری

اک اک کتاب اس کی پھولا پھلا چمن ہے
گلزار بے خزاں ہے اردو زباں ہماری

منشی پریم چند اس پر ہوتے کیوں تصدق
مانی ہوئی زباں ہے اردو زباں ہماری

ہر آدمی کے دل میں گھر کر رہی ہے شاطرؔ
محبوب مہرباں ہے اردو زباں ہماری

The Tazeen-E-Adab, Quarterly, Printed, Published and Owned by Sajid Ali Qadri
Printed at: G.R. ARTS, 369, Bharad Galli, Malegaon, Dist. Nasik and Published at Plot No.57, Ganesh Colony,
Shirpur. Dist.Dhule (M.S.) India Pin:425405 Email Id: tazeeneadab@gmail.com, sajid.qadri7@gmail.com
Cell: 9423288786, 9403094333, 9881583827